روحانی معجزے

مسمریزم۔ ہپنوٹزم۔ یوگ سموہنی وغیرہ علوم روحانی کے زبردست ماہر اور عامل پروفیسر جگدیش متر جی ہپنوٹسٹ سموہنی ودیا وشارد کے

حیرت انگیز تجربات

پنڈت ہری متر شرما مینجر سموہنی آشرم مکیریاں۔ ضلع ہوشیار پور

کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور میں صرف سرورق چھپا

رُوحانی مُعجزے

رُوحانی طاقت اور ...

دُنیا کے اندر کئی طاقتیں ہیں۔ مثلاً بجلی کی طاقت ہے۔ آگ کی طاقت ہے۔ ہوا کی طاقت ہے۔ پانی کی طاقت ہے۔ گیس کی طاقت ہے۔ اِسی طرح روپیہ کی طاقت ہے۔ اور انسان کی جسمانی طاقت بھی دُنیا میں طاقت تصوّر کی جاتی ہے۔

معمولی آدمی انہیں طاقتوں کو طاقتیں تصور کرتے ہیں۔ اور جس کے پاس ہوا کی۔ پانی کی۔ گیس کی۔ بجلی کی۔ روپیہ کی اور جسمانی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ وُہی سب سے بڑا اور طاقتور تصوّر کیا جاتا ہے۔ لیکن جو ذرا باریک بین طبیعت اور غور کرنیوالا دماغ رکھتے ہیں۔ وُہ جانتے ہیں۔ ایک اور طاقت ہے۔ جو ان سب طاقتوں سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور اِن سب کو اپنے قابو میں رکھ سکتی ہے۔ وُہ طاقت دماغ اور من کی طاقت ہے۔

مَن کی طاقت بڑی زبردست ہے۔ اور اسی طاقت کا دُوسرا نام رُوحانی طاقت ہے۔ کیونکہ مَن مادّی ہے۔ اور جہاں مادہ رُوح کے بغیر ہے۔ وہاں عقل نہیں تمیز نہیں۔ سوچنے کی قوت نہیں۔ وہاں ہارمنی نہیں۔ وہاں خوبصورتی

ہنیں - اور حرکت ہنیں - لیکن چُونکہ انسان میں یہ سب قوتیں کہ جن کا تعلق رُوح سے ہے پائی جاتی ہیں - اور رُوح ہی اِنسان کے اندر حرکت کو - خوبصُورتی کو - تمیز و عقل اور سوچنے کی قوت کو پیدا کرتی ہے - چُونکہ سوچنے سمجھنے کا کام رُوح دماغ اَور مَن کے ذریعہ سرانجام دیتی ہے - اِسلئے دماغی قوت اَور من کی قوت کو دُوسرے الفاظ میں رُوح کی قوت یا رُوحانی طاقت کہتے ہیں -

اِس سے یہ ظاہر ہے - کہ اِنسان میں دو طاقتیں ہیں - ایک مادی یا حیوانی اور دُوسری رُوحانی -

جہاں تک اِنسان کے کاروبار کا تعلق موٹی باتوں مثلاً کھانے - پینے - سونے - بچے پیدا کرنے - اور آرام کے سامان اکٹھے کرنے سے ہے - وہاں تک اُسکی زندگی حیوانی زندگی ہے - کیونکہ یہ باتیں بہت معمُولی ہیں - جن کا تعلق زیادہ عقل اور تمیز سے ہنیں - یہ صرف پیدائشی تمیز جو حیوانوں میں بھی ہوتی ہے - جس کو انسٹنکٹ Instinct کہتے ہیں - انجام پا جاتی ہیں - اور اسی انسٹنکٹ کے ذریعہ تمام حیوان بھی یہی کام کرتے ہیں - اس لئے اگر انسان انہیں میں محدُود رہے - تو یہ سمجھنا چاہئے - کہ اُس نے ابھی تک اپنے آپ کو حیوانی زندگی سے اُوپر ہنیں اُٹھایا - کیونکہ اُس نے ابھی اِنسانی عقل سے جو حیوانیت کے درجہ سے اُونچی ہوتی ہے - کام لینا شروع ہنیں کیا -

جِتنا اِنسان لذاتِ حیوانی کو اپنے قابُو کرتا جاتا ہے - اُتنا ہی یہ رُوحانی زندگی میں اُونچا اُٹھتا رہتا ہے - اَور اُتنا ہی زیادہ یہ مؤثر ہوتا رہتا ہے -

اثر کے قانُون کو ہی ہپنوٹزم کہتے ہیں - گویا ہپنوٹزم ایک رُوحانی طاقت ہے - جسکے ذریعہ مادہ پر رُوح کی طاقت کا سب سے عُمدہ ثبوت ملتا ہے - اور یہ طاقت ایک ایسی طاقت ہے - جسکے ذریعہ اِنسان دُوسروں کو اپنے زیر اثر لانے

کی زبردست طاقت کو حاصل کر لیتا ہے۔ اسکے ذریعہ اِنسان کے اندر قوتِ شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ وُہ بڑی بڑی خراب بیماریوں کو بلا دوا صِرف اپنی نظر سے یا حُکم سے جس کو ہپنوٹک اصطلاح میں Magnetic. Heeling کہتے ہیں۔ آرام کر دیتا ہے۔ ہپنوٹزم کی سائنس کو سیکھ کر اِنسان غیر معمُولی طاقتور ہو جاتا ہے۔ بدوں کو نیک بنا دینا۔ بچّوں اور بڑوں سے بُری عادات کا ترک کروا کر عمدہ چلن کو بنا دینا اُس کے لئے معمُولی بات ہو جاتی ہے۔ اُس کے احکامات میں بجلی کا اثر آ جاتا ہے۔ جو اُن اشخاص کو حکم ماننے پر مجبُور کر دیتا ہے۔ جنکا منوانا اُسکا مقصُود ہوتا ہے۔

ہپنوٹزم ایک حیرت انگیز سائنس ہے۔ جو آجتک اِنسان کو معلُوم ہوئی ہے۔ اِس کا تعلق خالص رُوحانی طاقت سے ہے۔ جو یکسوئی قلب اور پاکیزہ زندگی سے حاصل ہوتی ہے۔

جب اِنسان اپنے اِخلاق میں اعلےٰ اور چالچلن میں پاکیزہ ہو جاتا ہے اور اپنے جذبات کو اپنے قابُو کر کے مَن پر قابُو حاصل کرتا ہُوا۔ اُسکو یکسُو بنا لیتا ہے۔ اور جب تمام جانداروں کے لئے اپنے اندر محبّت کو بھر لیتا ہے اور کسی کو بھی نقصان پُہنچانیکے خیال کو اپنے دِل میں جگہ نہیں دیتا۔ تو وُہ ایک سب سے زبردست ہپنوٹسٹ ہو جاتا ہے۔ اُسکے کلام میں اُس کے خیال میں اور اُسکی ہر ایک حرکت میں ایک زبردست اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بڑی سے بڑی دُنیاوی طاقت کو لا کر اُس کے قدموں میں ڈال دیتا ہے۔ بڑی سے بڑی بارُعب سلطنتیں اُس کے سامنے جُھک جاتی ہیں۔ بڑے سے بڑا مغرور سر اُسکے آگے نیچا ہو جاتا ہے خونخوار سے خونخوار حیوان اُس سے پیار کرتے ہیں۔ جس طرح وُہ تمام جہان کو پیار کرتا ہے۔ اسی طرح تمام

جہان اُسکو پیار کرنے اور اُس کی مطابعت کرنیکے لئے اُس کی طرف دوڑتا ہے۔اور اُسکو اپنا رہبر اور سرتاج بنا لیتا ہے۔

حضرت یسوع مسیح ایسی ہی شخصیتوں میں سے ایک شخصیت تھا۔جو اپنے کلام سے مؤثر کرنے کی خاص طاقت رکھتا تھا۔جو اپنے حُکم سے مریضوں کو تندرُست کر دیتا تھا۔جو اپنے الفاظ کے اثر سے بدوں کو نیک بنا دیتا تھا۔

مہاتما بُدھ میں یہی قوت تھی۔کہ جس کی وجہ سے وُہ یہ کہا کرتا تھا۔کہ "مجھ سے لوگ کوئی مُعجزہ دکھانے کو کہتے ہیں۔لیکن ڈاکوؤں چوروں اور بدمعاشوں کو نیک اور دھرماتما بنانا ہی میرے نزدیک بڑا مُعجزہ ہے"۔اسی طاقت کے ذریعہ وُہ چوروں وبدمعاشوں وغیرہ کو نیک اور پرہیزگار بنایا کرتا تھا۔

آریہ سماج کے کرتا مہرشی سوامی دیانند اور سوامی ویویکانند آدی مہاتماؤں اور دُوسرے قابل بزرگوں میں یہی قوت تھی۔جن کی وجہ سے وُہ دُوسروں کو اپنا مُعتقد بنانے میں کامیاب ہوئے۔

ہپنوٹزم کی طاقت دو طرح سے ہوتی ہے۔ایک پریکٹس سے اور ایک شدھ اور پوتر زندگی سے اور دونوں ہی طرح کے بزرگ پائے جاتے ہیں ایک تو وُہ ہیں۔جنہوں نے اپنی زندگی کی پاکیزگی اور کلام کی سچائی کی وجہ سے لوگوں کو مؤثر کیا ہے۔

اُن میں سوامی دیانند سرسوتی۔مہاتما بُدھ۔وغیرہ اعلےٰ شخصیتیں ہیں۔اور موجودہ زمانہ میں مہاتما گاندھی اسکی عُمدہ مثال ہے۔

اور دُوسری شخصیتیں وُہ ہیں۔جنہوں نے بالواسطہ پاکیزگی سے اور بلاواسطہ ہیں۔عمل کے طریقہ سے اس قوت کو بڑھایا ہے۔اور خصوصیت سے اپنے افعال کے ذریعہ اس قوت کا اظہار فرمایا ہے۔ایسی شخصیتوں میں سے

بھگوان کرشن۔ حضرت یسوع مسیح ایسے اشخاص تھے۔ کہ جن کے کارناموں میں اُن کے اندر اس قوّت کا بخوبی پتہ ملتا ہے۔

بعضوں کے اندر یہ قوّت پیدائشی زیادہ ہوتی ہے۔ پھر وُہ اپنے نیک اعمال سے اپنے آپ کو اَور بھی مؤثر کر لیتے ہیں۔ اَور اپنے کاموں کو کامیابی سے چلاتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ اُن کو اپنا لیڈر تصوّر کرتے ہیں۔ لیکن وُہ خود اُس ہپناٹک طاقت سے بے خبر ہوتے ہیں۔ جو کہ اُن کو نادانستہ طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر اُن کو اپنی مؤثر کرنے والی قوّت کا باقاعدہ عِلم ہوتا تو جس حالت میں وُہ بغیر اس کے عِلم کے پُہنچ جاتے ہیں۔ دس گُنا زیادہ طاقتور اَور بارُعب اَور مؤثر ہوتے۔

حضرت مسیح نے بلا دوا بیماروں کو تندرُست کر کے اور بدوں کو نیک بنا کر اپنے اندر زبردست قوّتِ شفا اَور مؤثر کرنے والی ہپناٹک طاقت کا اظہار کیا۔ اسی طرح بھگوان کرشن چندر مہاراج نے ارجن کو ویراٹ سروپ دکھا کر یہ اچھی طرح ثابت کر دیا تھا۔ کہ اُن کے اندر ایک زبردست ہپنوٹک طاقت ہے۔ اور وُہ اپنی اس طاقت کو بخوبی جانتے اور موقع کیمطابق اس سے اچّھا کام لیتے تھے۔

ہپنوٹزم کی یہ قوّت کم و بیش ہر ایک اِنسان میں پائی جاتی ہے۔ جن میں کم ہے۔ یا جِن کو اپنی اس قوّت کا عِلم نہیں۔ اگر وُہ گنہگاری کی زندگی سے نِکل کر پاکیزہ زندگی بسر کرنے لگ جائیں۔ اور باقاعدہ طریقہ سے اس قوّت کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ تو وُہ ایک دِن زبردست ہپنوٹسٹ ہو سکتے ہیں۔ اور بڑی سے بڑی ترقّی حاصل کر سکتے ہیں۔

وُہ اشخاص جن کے اندر پیدائشی یہ قوّت زیادہ ہو۔ اَور وُہ اپنی اس

قوت سے باخبر ہوتے ہوئے بھی اگر وُہ گنہگاری کی زندگی بسر کرنے لگ جاویں۔ اور اپنی اغراض کے سامنے دُوسروں کے سُکھ دُکھ کی پروا نہ کریں۔ اِخلاق کے لحاظ سے بھی اعلےٰ نہ ہوں۔ ہر وقت خود غرضی کی زندگی بسر کرنا ہی جن کا نصب العین ہو۔ اُن کے اندر چاہے کتنی قوّت بھی کیوں نہ ہو۔ وُہ جلدی ہی زائل ہو جاویگی۔ اور وُہ بے اَثر ہو جاوینگے۔ یا اُن کا اثر نہایت محدُود ہو جاویگا۔ گویا پرہیزگاری کی زندگی کو بسر کرنے خلقِ خُدا کے لئے اپنے دِل میں محبت کو رکھنے۔ ایشور بھگتی کرنے اور اُن قواعد پر عمل کرنے سے جو خاص ہپنوٹزم کو سیکھنے کے لئے مقرر ہیں۔ یہ قوّت بڑھ جاتی ہے۔ اور انسان کو ترقی کی اُونچی سے اُونچی چوٹی تک لے جاتی ہے۔ برخلاف عمل کرنے سے بڑھی ہوئی طاقت بھی زائل ہو جاتی ہے

اَب بھی ہمارے ہندوستان میں اَیسے اشخاص موجُود ہیں۔ جنہوں نے باقاعدہ مشق۔ اور پرہیزگار زندگی سے اس بینظیر قوّت کو اپنے اندر حیرت انگیز درجے تک بڑھایا ہے۔

پنجاب کے مشہُور و معرُوف ہپنوٹسٹ۔ یوگ۔ سموہنی وغیرہ علوُم رُوحانی کے ماہر پروفیسر جگدیش مِترجی ایک ایسی شخصیّت ہیں۔ جن پر بجا طور سے پنجاب ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان فخر کرسکتا ہے۔ آپ نے اپنی رُوحانی قوّتوں کے تجربات دِکھا کر لوگوں کو حیران کر دیا ہے۔

یہ شاید پہلے ہندوستانی ہیں۔ جنہوں نے اس پوشیدہ راز دار قوّت کو مہذب اور تعلیم یافتہ دُنیا کے سامنے پلیٹ فارم پر روپیہ پیدا کرنیکی غرض سے نہیں۔ بلکہ صِرف اِس عجیب و غریب سائنس کی سچائی کو تجربات کی بنا پر ثابت کرنیکی کوشش کی ہے ۔

پنجاب اور یو پی کے مختلف شہروں میں اپنے تجربات دکھلا کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اور باوجود ایک زبردست طاقت رکھنے کے بھی آپنے اس کو اپنا پیشہ نہیں بنایا۔ بطور تماشہ کے نہیں۔ بلکہ صرف بطور سائنس کے ہی اس کو تعلیم یافتہ گروہ کے سامنے پیش کیا ہے۔

اور جب اُنہوں نے یہ خیال کیا۔ کہ اب اُن کے تجربات تماشہ کی شکل اختیار کرتے جاتے ہیں۔ تو اُنہوں نے Perforrmancis دینے چھوڑ دیئے۔ اسی لیئے اب وُہ کسی خاص ضرورت کے بغیر Performancis نہیں دیتے۔

ہاں بیماروں کو بلا دوا تندرست کرنا۔ بُری عادتوں کو تبدیل کرنا۔ اور چلن کو کسی خاص طریقہ کا بنانے۔ اور اگر کہیں بہت ضرورت پڑ جاوے۔ تو مرے ہوئے رشتہ داروں سے اُن کے عزیزوں کی ملاقات۔ اور بات چیت کرانے۔ اور اس بے نظیر علم کو سکھلانے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں سیکڑوں مریض آپ کے اس قوتِ شفا سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں اور بہتیرے لڑکے ہیں۔ جو اپنی بُری عادات کو ان کے ذریعہ ترک کر چکے ہیں۔ اور بہت سے ایسے شخص ہیں۔ جو اپنے مرے ہوئے عزیزوں سے ان کے ذریعہ گفتگو کر چکے ہیں۔

چُونکہ آجکل بہت سے شعبدے باز ہر ایک ایسے شعبدے کا نام جس کے راز کو عوام سمجھ نہ سکیں مسمریزم اور ہپنوٹزم کے کھیل کا نام دیدیتے ہیں۔ جس سے سمجھدار شخص یہ نہیں جان سکتے۔ کہ درحقیقت ہپنوٹزم کیا ہے۔ اِس لئے نیز اس لئے بھی کہ یہ قوت چونکہ بڑی عجیب ہے۔ ہر ایک اِنسان کو اس کے پیشہ میں یہ مدد دینے والی ہے۔

حکیم۔ وکیل۔ سکول ماسٹر۔ دوکاندار اور ہر ایک دُنیادار شخص اس
سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اور جو رُوحانی طاقتوں سے بے خبر ہیں۔ اُن کو
اس کے ذریعہ یہ معلوم ہو سکیگا۔ کہ اِنسان کے اندر کیسی مُفید طاقتیں
کام کرتی ہیں۔ اور اگر ان کو بڑھا لیا جاوے۔ تو کتنے حیرت انگیز
کرشمے اِنسان کر سکتا ہے۔ اس لئے اُنہوں نے اپنے تجربات شائع کرنے
کی اجازت دیدی ہے۔

اگر سب راؤں کو جو اُن کے متعلق اخباروں اور دیگر معزز
اصحاب نے ظاہر کی ہیں۔ درج کیا جائے۔ اور اُن سب بیماروں کی
صحت کے بارہ میں لکھا جاوے کہ جو معمولی بیماری میں مُبتلا تھے۔ تو اُن کی
تعداد ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے۔ اور یہ چھوٹا سا ٹریکٹ ایک بڑی
ضخیم کتاب کی صُورت اختیار کر جاویگا۔ جو کہ مقصُود نہیں۔ اس لئے
صرف تھوڑے سے چیدہ اشخاص اور اخبارات کے ریویوز۔ پُرانی اور
پیچیدہ بیماریوں کے خطوط اُن اشخاص کے جو صحت یاب ہوئے۔ یہاں
جگہ دی جاتی ہے۔ ان کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

پریس ریویوز

برہمن اخبار۔ ۱۲ر دسمبر ۱۹۱۲ء

امریکن دماغ پر برہمن دماغ کی فتح

ڈاکٹر نکولا مشہور ہپناٹزم ماسٹر پر ایک برہمن سپوت سبقت لیگیا

لاہور میں پروفیسر جگدیش متر صاحب کے کمالات کی شہرت

جس وقت ڈاکٹر نکولا صاحب نے لاہور میں ہپناٹزم کے کرشمے

دِکھلا کر اہلِ شہر کو حیراں کر دیا تھا۔ اُس وقت اُن کے کسب و کمال کی شہرت تمام پنجاب بھر میں پھیل گئی تھی۔ لوگوں نے نہایت تعجّب و حیرت سے اُن کے تماشوں کو دیکھا۔ اور ایک عجوبہ سا خیال کیا تھا مگر اب جبکہ ایک برہمن سپوت پروفیسر جگدیش متر صاحب نے اپنی کمالیت کا نمونہ دکھایا ہے۔ اُس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ خیال کی طاقت ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے ہر ایک شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ پروفیسر جگدیش متر ہمارے عزیز دوست ہیں۔ اور ایک ہونہار نوجوان ہیں۔ براہمن کُل اُتّین حکیم رام سرنداس صاحب سکنہ مکیریاں ضلع ہوشیارپور کے صاحبزادے ہیں۔ عمر صرف بیس سال کے قریب ہے۔

اس سے پہلے بھی کئی بار آپ اپنی کمالیت کا نمونہ دِکھا چکے ہیں۔ اعلیٰ اعلیٰ افسران اور ذی اقتدار اصحاب سے تعریفی سارٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ مگر باوجود اِس کے ہمکو اُن کے جوہرِ ذاتی اور قابلیّت دیکھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

آخر وُہ دِن آگیا۔ اور واقعہ ۴ار دسمبر بوقت ۷ بجے شام دیانند کالج کے وسیع ہال میں اُن کے کرتب دیکھنے کا موقع ملا۔ پروفیسر صاحب نے سب سے پہلے کہا۔ کہ:۔

سنکلپ شکتی یا خیال کی طاقت ایک زبردست چیز ہے۔ اس سے بُہت کچھ کام لے سکتے ہیں۔ وُہ جو کچھ کرینگے۔ وُہ کوئی جادُو یا جن بھُوت کی کھیل نہیں ہے۔ بلکہ خیالات کی طاقت ہے۔ اور یہ اُسوقت پیدا ہوتی ہے۔ جب طبیعت یکسُوئی اختیار کرکے اور مختلف اطراف سے ہٹا کر من ایک مرکز پر ٹھیر جاوے۔ جس طرح سُورج کی کرنیں منتشر حالت میں آگ کا کام نہیں

دے سکتی ہیں - مگر جب ایک محدب شیشے پر جمع کی جاویں - تو وُہ جلانے کا کام دے سکتی ہیں ۔ اسی طرح قوّت خیال یکسُو طبیعت کے ساتھ اپنا زبردست کام سرانجام کرتی ہے)

یہ بھی کہا - کہ یہ ضرُوری نہیں ہے - کہ وُہ سب پر اپنا اثر پیدا کر سکتے ہیں - کیونکہ دُنیا میں طبیعتیں بہُت مختلف واقع ہوئی ہیں - ہاں ہمیں شک نہیں - کہ جو اُن کے اثر کو قبُول کرنیکی خواہش کریگا - وُہ ضرُور مؤثر ہو جاویگا -

ہپناٹزم کے کرشمے

اِس کے بعد آپ نے بہُت سے لوگوں کو طلب کیا - دس بارہ آدمی نوجوان اور بچے چلے گئے - آپ نے مؤثر طبائع والے آٹھ اشخاص کو منتخب کر لیا - اور اُن کو کرُسیوں پر بٹھایا گیا -

ہر ایک معمُول کا بے بس ہو کر گر پڑنا

جب ایک شخص کو کھڑا کر کے نوجوان پروفیسر اُس کے پیچھے کھڑے ہو کر ہاتھوں کی اُنگلیوں سے اس کی گردن کو چھو کر پاس کرتا اور حکم دیتا - کہ تُم نہیں ٹھیر سکتے - چلے آؤ - تو چند سیکنڈ کے بعد وُہ شخص پیچھے کی طرف بے بس ہو کر گر جاتا - مگر وُہ اُسکو زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے - اور ہاتھوں سے روک لیتے تھے - اسی طرح پھر اُس کے سامنے کھڑے ہو کر عمل کرتے اور حُکم دیتے کہ چلے آؤ - تو معمُول آگے کی طرف مُنہ کے بل گرنے پر مجبُور ہوتا - مگر وُہ اسکو تھام لیتے - یہ عمل تقریبًا دس بارہ شخصوں پر کیا گیا - پھر اُن کو بٹھلا دیا گیا

ہاتھوں کو بند کر کے نہ کھول سکنا

جب سات آدمی ایک قطار میں کرُسیوں پر بٹھا دئیے گئے - تو پروفیسر صاحب نے اُن سے کہا - کہ اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈال کر دونوں ہاتھوں

کو ملاؤ۔ اور کہا کہ زور سے بند کرو۔ پھر دو سیکنڈ کے بعد کہا۔ کہ تم ہر چند اپنے ہاتھوں کو جُدا کرنیکی کوشش کروگے۔ مگر تم اُنگلیاں ہرگز نہ کھول سکوگے۔

ان لوگوں نے ہر چند کوشش کی کہ انگلیاں علیحدہ کریں۔ مگر ناکام رہے۔ یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان لوگوں کے دونوں ہاتھ زبردست زنجیروں سے جکڑے گئے ہیں۔

اپنا نام بھول جانا

دو نوجوانوں کو نیم خوابی کی حالت میں لاکر اُن سے کہا۔ کہ تم اپنا نام بھول جاؤ۔ ایک شخص جس نے اپنا نام پہلے رادھا کشن بتلایا تھا۔ بالکل بھول گیا۔ کہ اُسکا کیا نام ہے۔ ہر چند وُہ یاد کرنیکی کوشش کرتا۔ مگر اُسکے حافظہ نے کام نہ دیا۔ پھر رادھا کشن نے اپنا نام برج لعل بتایا۔

مُنہ بند نہ کر سکنا

تین نوجوانوں کو پروفیسر صاحب نے مُنہ کھولنے کا حُکم دیا۔ اور پھر کہا۔ کہ اب تم اپنا مُنہ بند نہیں کر سکتے۔ کوشش کرکے دیکھ لو۔ وُہ ہر چند زور لگاتے تھے۔ کہ مُنہ بند ہو جاوے۔ مگر نہ کر سکے۔

شخصیت کی تبدیلی

رادھا کشن پر ایک اور عمل کیا گیا۔ اُسے بلاکر کہا گیا۔ کہ تم مرد نہیں عورت ہو۔ اور عورتوں کے مجمع میں بیٹھی ہو۔ اپنی بہنوں کو ایک لیکچر دو۔

رادھا کشن نے حاضرین کو استریوں کا مجمع خیال کرکے اور اپنے تئیں ایک لیکچرار عورت یقین کرکے کہنا شروع کیا۔ کہ "بہنوں۔

پُتر یو۔ میرا نام "جنداں" ہے۔ مَیں تمہیں ایک نصیحت کرتی ہُوں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایک نوجوان (بی۔ اے سٹوڈنٹ) سے کہا گیا۔ کہ تُم آریہ ہنیں۔ مُسلمان ہو۔ تمہارا کیا نام ہے؟ تو اُس نے اپنا نام محمدؐ یعقوب بتلایا۔ اور اسی کو جب کہا گیا۔ کہ تُم بھی عورت ہو۔ تو اُس نے اپنا نام کشن دیوی بتلایا۔

گہری نیند سو جانا

یہ عمل پروفیسر جی نے بہُت آدمیوں پر کیا۔ کہ حُکم دیتے ہی اور ایک سے دس تک گننے کے دوران میں ہی جس شخص کو چاہا۔ ایسی گہری نیند سُلا دیا۔ کہ اس کو دُنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی۔ پروفیسر صاحب کی زبان ہلانے کی دیر ہوتی تھی۔ اور معمُول فوراً خوابِ غفلت میں چلے جاتے تھے۔

کوئلوں میں لڈّو پیڑوں کا ذائقہ

چند لڑکوں سے کہا گیا۔ کہ تمہیں اس وقت سخت بھُوک لگی ہُوئی ہے۔ کچھ کھانا چاہتے ہو؟ اُنھوں نے کہا۔ کہ کچھ مٹھائی کھلاؤ۔ ہم بہُت بھُوکے ہیں۔ ایک کوئلہ دیا گیا۔ پُوچھا گیا۔ کیا کھا رہے ہو۔ کہا کہ لڈّو دُوسرے نے کوئلے کو چبا کر پیڑے۔ اور تیسرے نے پنّی کا ذائقہ بتلایا۔

اِنسان کا کُتّے بلّی بن جانا

ایک جوان آدمی سے پروفیسر نے کہا۔ کہ تُم تو کُتّے ہو۔ کُتّوں کی طرح چلو۔ وُہ چاروں ہاتھ زمین پر ٹیک کر چلنے لگا۔ اور اسی پر اکتفا ہنیں کی۔ بلکہ بھونکنے بھی لگا۔ اسی طرح دو لڑکوں کو بلّیاں بنا کر کہا۔ کہ آپس میں لڑو۔ وُہ بلّیوں کی طرح لڑنے اور میاؤں میاؤں کرنے لگے۔ اِسی

طرح ایک لڑکا مُرغ بنا دیا گیا - اور وُہ مُرغ کی سی حرکات کرنے لگا +

کپڑے اُتار پھینکنا

دو تین نوجوانوں کو مؤثر کرنے کے بعد کہا - کہ دیکھو تو تم نے اُلٹا کوٹ پہن رکھا ہے - سیدھا پہنو - اُنہوں نے کوٹ اُلٹا کر پہن لیا - پھر کہا کہ کوٹ میں آگ لگی ہوئی ہے - اُنہوں نے جھٹ کوٹ اُٹھا کر پھینک دیا - اسی طرح واسکٹ اور کُرتے تک کھول ڈالے - ایک شخص نے آگ بُجھاتے بُجھاتے اپنی پچیس روپیہ کی گھڑی توڑ ڈالی +

کُرسی لے کر دوڑنا

دو تین شخصوں پر جن میں سے ایک مسٹر کرم نارائن صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج بھی تھے - یہ عمل کیا گیا - کہ وُہ کُرسی لیکر کھڑے ہو گئے - اور دس قدم کے فاصلے سے پروفیسر نے اُنہیں حکم دیا - کہ تم نہیں ٹھہر سکتے - تم ضرور میرے پاس آؤ گے - چند مرتبہ کہنے کی دیر تھی - کہ اُن کے پاؤں ڈگمگائے - اور کُرسی لئے ہوئے زبردستی پروفیسر صاحب کی طرف چلنے پر مجبور ہوئے - اور کھچے ہوئے اُن تک پہنچ گئے - کئی شخصوں کو کہا گیا - کہ تمہارے پیٹ میں سخت درد ہے - اور وُہ تڑپنے لگے +

دِل کی حرکت سُست اور تیز کرنا

اس عمل سے پہلے ڈاکٹر گورو داس رام اسسٹنٹ سرجن نے دو نوجوانوں کی نبضوں کی رفتار دیکھی - اس کے بعد پروفیسر صاحب نے اُنہیں سُلا کر ایک سے کہا - کہ تم بہت کمزور ہو گئے ہو - تمہیں سخت ضُعف ہے - اور کہا کہ " میں حکم دیتا ہُوں - کہ تمہارے دِل کی رفتار

سُست ہو جاوے۔ ڈاکٹر صاحب نے دیکھا۔ تو اس کی نبض بُہت ہی سُست چلنے لگی تھی۔ پھر دُوسرے شخص کو سُلا کر اُس سے کہا گیا۔ کہ تم بڑی خوفناک جگہ میں گھر گئے ہو۔ دیکھو آگ ہر طرف لگی ہوئی ہے۔ اور دُوسری طرف سے بھیڑیا چلا آتا ہے۔ تمہاری حالت تو بڑی نازک ہے۔ دیکھو دیکھو آگ کے شعلے قریب آ گئے۔ افسوس اِدھر سے بھیڑیا بھی نزدیک آ گیا۔ اسکے بعد ڈاکٹر صاحب نے جا کر دیکھا۔ تو اُس نوجوان کی نبض بُہت ہی تیز تھی اور اُس کی بے قراری اور پریشانی سے حاضرین کو صاف نظر آتا تھا۔ کہ وُہ اپنے آپ کو بڑی نازک حالت میں سمجھتا ہے۔ اور غیر معمُولی خوف اُس پر طاری ہے۔

تمام مجمع پر اَثر ڈالنا۔

نوجوان پروفیسر نے آخری کرتب یہ دِکھلایا۔ کہ حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ کہ جو صاحب میرے اثر کو قبول کرنا چاہیں۔ وُہ بدن ڈھیلا چھوڑ دیں۔ پھر پروفیسر صاحب نے اپنے دونوں ہاتھوں کو چاروں طرف ادرا (قوّتِ مقناطیس کی لہریں) بکھیرنا شروع کیا۔ اور چند سیکنڈ کے بعد ہال کے مختلف حِصّوں میں بہُت سے آدمی غافل سو گئے۔ جنہیں اُنہوں نے ہر ایک کے قریب جا کر بیدار کیا۔

غرضیکہ پروفیسر صاحب نے وُہ وُہ کرتب دِکھلائے۔ کہ تمام حاضرین عش عش کر اُٹھے۔ اور اِن کی قابلیّت کا لوہا مان گئے۔ بعض لوگوں نے برملا کہنا شروع کیا۔ کہ ان کی وِل پاور (قوّتِ ارادی) ڈاکٹر نکولا سے بہُت بڑھ چڑھ کر ہے۔ اور یہ اپنا اثر بہُت زیادہ اور جلد تر دِکھا سکتے ہیں۔ بہرحال ہم اپنے نوجوان بھائی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ اُنکی لیاقت

اور رُوحانی قابلیت پر فخر کرتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے کسی مغربی طریق پر نہیں۔ بلکہ سب کچھ ہندو شاستروں سے سیکھا ہے۔ اور اسی کا دُوسروں کو اُپدیش دیتے ہیں +

اخبار ہندوستان مُورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۲ء

اخبار "ہندوستان" میں علاوہ کرتبوں کی اُس تفصیل کے جو کہ اخبار "برہمن" کے ریویو میں درج کی جا چُکی ہے۔ جو کچھ درج تھا۔ اُس کا اِختصار نیچے درج کیا جاتا ہے:-

پروفیسر جگدیش مترجی دُبلے پتلے ۲۰ سالہ نوجوان ہیں۔ جو کہ زبردست قوتِ ارادی رکھتے ہیں۔ اپنے خیال کے مُطابق بڑے بڑے طاقتور اصحاب کو مؤثر کرنے کی زبردست طاقت ان میں موجود ہے۔ آپ نے ۱۴ دسمبر ۱۲ء کو دیانند کالج ہال میں اپنے حیرت انگیز کرتب دکھلائے (جن کے آگے تفصیل کے ساتھ وہی کرتب درج ہیں۔ جو کہ برہمن اخبار میں درج ہو چُکے ہیں۔ طوالت بڑھنے کے خیال سے اُن کو درج نہیں کیا جاتا) +

اخبار "آریہ گزٹ" لاہور

پروفیسر جگدیش مترجی ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول لاہور کے پُرانے طالب علم ہیں۔ اور زبردست قوتِ ہپنوٹزم رکھتے ہیں۔ آپ نے ۱۴ دسمبر کو ڈی۔ اے۔ وی کالج ہال میں ہپنوٹزم کے کرتب دکھلا کر دیکھنے والوں کو حیران کر دیا۔ (آگے تفصیل کے ساتھ وہی کرتب ہیں۔ جو پیچھے درج کر دیئے گئے ہیں) +

جوالا پُور یو۔پی سے نکلنے والا ماہواری ہندی پرچہ بھارت اُودے یُوں تحریر کرتا ہے:۔ ۲۳۔مارچ ۱۹۱۳ء کی بعد دوپہر مشہور و معروف ہپنوٹسٹ پروفیسر جگدیش مترشرمانے حیرت انگیز ہپنوٹزم کے انیک کرتب دکھلائے۔جنہیں دیکھکر دیکھنے والے آشچریہ چکت حیران و ششدر رہ گئے۔ پروفیسر صاحب نے تین نوجوانوں کو اپنی اچھا ماتر سے ہی بیہوش کر کے اُن سے کئی طرح کے کام کروائے۔کبھی اُن کے کپڑے اُترواکر دھلوائے کبھی آٹے کو پانی بتلاکر اُن کا مُنہ دھلوایا۔کسی کے سر اور شریر میں آگ لگی بتلاکر آگ بجھانے کے بہلنے سر پٹوایا۔(یہ بڑا ہنسانے والا نظارہ تھا) ایک ایف۔اے کلاس کے ودیارتھی کو فوراً موثر کر لیا۔اور اُسکو یہ کہکر کہ تُم عورت ہو۔اور عورتوں کے مجمع میں کھڑی ہو۔ "پتی برت دھرم" پر لیکچر دو۔ لیکچر دلوایا۔جب لڑکی بنے ہوئے طالبعلم نے "پیاری بہنو! میں آپ کے سامنے پتی برت دھرم پر کچھ نویدن کرنا چاہتی ہُوں۔کہکر لیکچر شروع کیا۔تو حاضرین ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئے۔ پھر حاضرین میں سے ۲۰ آدمیوں کو فوراً بیہوش کر دیا۔

اور بھی کئی طرح کے عجیب و غریب کرتب دکھلائے۔اور پھر آپ نے مختصر لیکچر کے ذریعہ یہ بتلایا۔کہ یہ کوئی جادُو ٹُونہ نہیں ہے۔ بلکہ شُبھ سنکلپ اور قوّتِ ارادی کے کرشمے ہیں۔

قوّتِ خیال کو مشق کے ذریعہ بڑھاکر اِنسان اس قسم کے بُہت سے کام کرسکتا ہے۔جن کو معمُولی آدمی ناممکن خیال کرتے ہیں۔

پروفیسر صاحب کے کمالات کو دیکھنے اور ان کی تقریر کو سُننے سے لوگ بُہت ہی خوش ہوئے۔اتفاق سے اُسوقت دو جرمن لیڈیاں بھی آئی ہوئی تھیں وہ

تو اتنی خوش ہوئیں۔ کہ پروفیسر صاحب کو "یوگی" سمجھنے اور کہنے لگیں۔

پروفیسر صاحب سُوبھاؤ کے بہت سرل اور ملنسار ہیں۔ اور اپنی عجیب وغریب طاقت کو تماشے دکھانے میں صرف کرکے روپیہ کمانے والے نہیں ہیں۔

شرمیان لالہ خوشحال چندجی خورسند اڈیٹر **آریہ گزٹ لاہور** تحریر فرماتے ہیں

پریہ پروفیسر جگدیش مترجی۔ نمستے

مجھے ہپناٹزم کے متعلق کئی وسوسے تھے۔ اور میں اسے بہت شک و شبہ کی نظروں سے دیکھتا تھا۔ لیکن جب میں نے خود اپنے آپ پر اسکا عمل آپ سے کروایا۔ تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ خشک آٹا کوئیں پانی سمجھنے لگا۔ اور اسی طرح گہری نیند میں سوجانا۔ اور آنکھیں بند کئے ہوئے بیرونی چیزوں کا دیکھنا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جو یوگ ودیا کے اس چھوٹے سے عمل کا کرشمہ ہیں۔ میری سردرد کو اچھا کرنے میں بھی یہ عمل کامیاب ہوا ہے۔

اُمید ہے کہ آپ اپنی اس طاقت کو مُلک اور قوم کی بہتری کے لئے خرچ کرنے کی دل سے تیاری کرینگے۔

معززین کی رائیں

(ترجمہ انگریزی چٹھی) جناب ایچ۔ وی۔ لینگ ہورن صاحب سابق پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ یوں تحریر فرماتے ہیں "۔ پروفیسر جگدیش مترجی نے مہربانی کرکے اپنی قوتِ ہپناٹزم سے سکول اور کالج کے طلبا کے سامنے کرشمے دکھلائے۔

اُس گڑبڑ کے باوجود جو کہ ہماری بدانتظامی کی وجہ سے ہوئی۔ اُنہوں نے نہایت دلچسپ کرتب دکھلائے۔ اور میں انکا اسکے لئے نہایت مشکور ہوں۔

حاضرین میں سے بہت سے لوگوں کا ان کے حکم
کے مطابق فوراً گہری نیند میں سو جانا یہ ایک قابل دید نظارہ تھا +

(ترجمہ انگریزی چٹھی) جناب لالہ کنور سین صاحب ایم - اے بیرسٹر ایٹ لا
پرنسپل لا کالج لاہور -

مائی ڈیر جگدیش مترجی :- میں نے آپکے عمل ہپناٹزم کے کرشمے دو بار دیکھے ہیں - جو آپ نے ایک سال سے زیادہ مدت ہوئی - دکھائے تھے - ایک تو ڈی - اے - وی سکول میں - اور دوسری بار میرے مکان پر - یہ کرشمے ایک بھاری تعداد ناظرین کے سامنے دکھائے گئے تھے - جو تقریباً سب کے سب تعلیم یافتہ اصحاب تھے - خاصکر میرے مکان پر تو گریجویٹ یا اعلےٰ رتبہ رکھنے والے اصحاب ہی تھے - آپ کے معمول اسی موقعہ پر موجود اصحاب میں سے بلا خاص تمیز کے منتخب کئے گئے تھے - جن کا لازمی وصف ان کی رضامندی کے علاوہ اور کوئی نہ تھا - گو مختلف جسمانی طاقت رکھنے والے تھے - مگر سوائے ایک بہت تلیل تعداد کے سب کے سب بہت جلد آپ کے زیر اثر آگئے - آپ نے ان پر گہری بیہوشی کی حالت طاری کرکے حسب مرضی جس طرح چاہا - کرنے پر مجبور کر دیا - ہمیں یہ معلوم ہوتا تھا - کہ وہ اسوقت مکمل طور پر آپ کے زیر اثر ہیں - حتےٰ کہ آپ نے انہیں اس حالت سے آزاد کر دیا -

میں خیال کرتا ہوں - کہ اتنا عرصہ گذر جانے پر میں آپ کے زیر اثر نہیں ہوں - جبکہ یہ کہتا ہوں - کہ آپ کی مقناطیسی اور ہپناٹک طاقت مجھے حقیقی اور مفید کام میں خرچ ہونیکے قابل نظر آتی ہے - کیونکہ یہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے آیورویدک طریقہ علاج کے مطالعہ پر وقت اور توجہ خرچ کی ہے - اور اب بحیثیت وید کے پریکٹس کر رہے ہیں - چند اقسام کے دماغی

ہیں [illegible] احکام مقناطیسی کے فوائد کو ہر جگہ تسلیم کیا
جاتا ہے - اور میرا یقین ہے - کہ آپ بہ حیثیت ایک میڈیکل پریکٹشنر کے
اس اعلیٰ ہنر اور علم کے ہوتے ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کرینگے +

آپکا شبھ چنتک کنور سین   مورخہ ۲۳ - اپریل ۱۹۲۰ء

جناب لالہ دیوانچند جی ایم - اے - پرنسپل ڈی - اے - وی کالج کانپور یوپی
تحریر فرماتے ہیں :- مجھے دیانند ہائی سکول میں ایکبار شریمان جگدیش مترجی
کے ہپنوٹزم کے تجربات دیکھنے کا اتفاق ہوا - وہ اپنے معمول پر جلدی قابو
پالیتے ہیں - اور اس کے بعد جیسا کہ ایک اچھے عامل سے اُمید کی جاتی
ہے - اُس نے اپنی مرضی کے مطابق عمل کرا لیتے ہیں +   دیوانچند +

جناب لالہ دیوی چند جی ایم - اے پرنسپل ڈی - اے - وی ہائی
سکول ہوشیارپور تحریر فرماتے ہیں :- "میں یہ خوشی سے اظہار کرتا ہوں
کہ پروفیسر جگدیش مترجی اپنے اندر طاقتور - مضبوط نوجوانوں کو مسمرائز
اور ہپنوٹائز کرنے کی زبردست قوت رکھتے ہیں - نیز ایک بڑے مجمع کو بھی
ہپنوٹائز کرنے کی زبردست طاقت اِن میں موجود ہے - ان ہنروں میں
اِن کی مشق بدرجۂ کمال ہے - اس کے علاوہ آپ عمدہ تقار ہیں - اور
اس علم کے پوشیدہ رازوں کا بخوبی اظہار کرسکتے ہیں - جو کہ معجزات
نہیں ہیں - جیسا کہ بعضوں کا یقین ہے - بلکہ صرف قوت خیال اور
یکسوئی قلب پر منحصر ہے +   دستخط انگریزی دیوی چند

جناب ڈپٹی ہرگوبند صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور
تحریر فرماتے ہیں (ترجمہ انگریزی) مجھے پروفیسر جگدیش مترجی ہپنوٹسٹ
کے کرتب اور بطور طبیب کے اُن کی طبی قابلیت دیکھنے کا موقعہ ملا ہے

مَیں اِن کو اِن کے پیشے میں نہایت قابل خیال کرتا ہُوں۔

ہپنوٹزم میں اُنھوں نے اپنے معمُولوں پر حیرت انگیز قابُو کا اظہار کیا۔ اور حاضرین جلسہ میں سے تقریباً ۳۰ اشخاص کو ۸ منٹ میں گہری نیند میں سُلا دیا۔ مَیں خلقِ خدا کی بہتری کے لئے اِن کی اس سائنس میں ہر طرح کی ترقّی چاہتا ہُوں +

جناب **فضل الرحمٰن** صاحب سابق منصف دوسوہہ اپنی انگریزی چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں :۔ "پروفیسر جگدیش متر نے دسُوہہ میں ایک بڑے مجمع کے سامنے اپنے ہپنوٹزم کے کرتب دکھلائے۔ جو کچھ دکھایا گیا۔ وُہ نہایت کامیابی سے دکھایا گیا۔ ہم میں سے تمام آدمی لائق پروفیسر صاحب کی زبردست قوّت خیال سے حیران رہ گئے۔ پہلے نوجوانوں پر اُنھوں نے اپنا عمل کیا۔ اور بعد ازاں تمام مجمع پر یہ محسُوس کرتے ہوئے نہایت حیرانی پیدا ہو رہی تھی۔ کہ ہم میں سے آدمیوں کی بہُت زیادہ تعداد زبردستی پروفیسر صاحب کی قوّتِ ارادی سے متاثر ہو کر نہایت سُرعت سے گہری نیند میں دھکیلی جا رہی تھی۔ وُہ تمام کے تمام مجمع میں اِدھر اُدھر لیٹ رہے تھے۔ اور تب تک ہوش میں نہ آئے جب تک کہ پروفیسر صاحب نے اُن کو ہوش نہ دلائی۔ درحقیقت خیال یکسوئی کی مشہور قوّت کا اور قدرت کی پوشیدہ قوت کا اظہار نہایت کامیابی سے کیا گیا۔ اِن سب تجربات سے پروفیسر صاحب کا اِن رُوحانی قوتوں پر کامل عبور ثابت ہوتا تھا۔

پروفیسر صاحب ایک باعزّت خاندان سے تعلّق رکھتے ہیں۔ جس کے ممبر ہمیشہ بغیر کسی ذات پات کی تمیز کے ہر ایک اِنسان کا بھلا

کرتے رہتے ہیں۔

میری یہ دِلی خواہش ہے۔ کہ ان سب کو خُدا کامیابی و ترقی عطا فرمادیں"+

جناب رائے صاحب **چمن لعل** جی انجنیر محکمہ نہر پنجاب یُوں رقمطراز ہیں۔ (ترجمہ انگریزی چِٹھی) "مجھے دو دفعہ پروفیسر جگدیش مترجی کے ہپنوٹزم کے کرتب دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور مجھے یہ بتلاتے نہایت خوشی محسُوس ہوتی ہے۔ کہ آپ کے اندر دُوسروں کو اپنی خواہش کے مطابق مؤثر کرنے کی بڑی زبردست طاقت ہے۔ اُنہوں نے کئی لڑکوں کو ہپناٹائز کیا اور اُن سے اپنی خواہش کے مطابق کئی کچھ کروایا۔ خُوبی کی بات یہ تھی کہ اس میں کِسی قسم کا دھوکا یا فریب بالکل نہیں تھا۔

آپ کے اندر بیماروں کو بغیر دوا کے تندرست کرنے کی بھی عجیب غریب طاقت ہے۔ آپ نہایت اعلیٰ چال چلن رکھنے والے نوجوان ہیں۔ اور میرا یقین ہے۔ کہ آپ کا مستقبل نہایت شاندار ہے"+

(دستخط انگریزی) چمن لعل پُوری انجنیر

جناب بخشی **رام رتن** جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے وی۔ ہائی سکُول لاہور انگریزی چِٹھی میں یُوں تحریر کرتے ہیں:۔

پروفیسر جگدیش مترجی جو کہ ہمارے سکُول کے پُرانے طالب علم ہیں۔ اپنے اندر نہایت زبردست قوت ہپنوٹزم رکھتے ہیں۔ بر موقع سالگرہ ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج آپ نے نہایت عجیب و غریب ہپنوٹزم کے کرتب سٹاف اور طلبار سکُول کے سامنے دیئے۔ اور آپ نے نہایت مہربانی سے دُوسرے دن بھی شہر لاہور کے چیدہ معززین کے روبرو

نہایت اعلےٰ کرتب دکھلائے۔

حاضرین میں جناب کپتان مدن لعل جی، پو۔ یو، پروفیسر دیویدیال جی۔ ڈاکٹر مہاراج کرشن جی۔ پروفیسر دیوان چند جی۔ ڈاکٹر نند لعل جی۔ ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ اور رائے صاحب وزیر چند جی ایگزیکٹو انجنیر کے علاوہ اور بہت سے چیدہ اصحاب موجود تھے۔

اُن اصحاب میں سے جن کو ہپناٹائز کیا گیا۔ ایک میرا اپنا بھائی تھا۔ اور ایک پروفیسر دیویدیال جی کا لڑکا۔ اس سے ہر ایک آدمی کو ضرور یقین ہو جاویگا۔ کہ وہاں کسی قسم کا فریب اور دھوکہ نہیں کیا گیا۔ معمولوں نے ان کے زبردست اثر سے مؤثر ہو کر ان کے احکامات کی غلاموں کی طرح اطاعت کی۔ وُہ ان کے زیر اثر ان کی خواہش کے مطابق کتے کی طرح بھونکے۔ روئے۔ چلائے اور ہنسے۔

اُنہوں نے وہی دیکھا۔ جو اُن کو دیکھنے کے لئے کہا گیا۔ اُنہوں نے صرف وہی سُنا۔ جو اُن کو سُننے کے لئے کہا گیا۔ وُہ وہی کچھ بولے۔ جو اُن کو بولنے کا حکم دیا گیا۔ اور اُنہوں نے وہی کچھ کیا۔ جو اُن سے کرایا گیا۔ آپ مجمع کو ہپناٹائز کرنے میں بھی کامیاب ہوئے۔ اور آپ کے حکم دینے پر تقریباً ۲۰ آدمی فوراً گہری نیند میں چلے گئے۔

پروفیسر جگدیش مترجی مہذب اور تعلیم یافتہ دُنیا کو یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے پُرانے آریہ بزرگ نہ صرف رُوحانی طاقتوں کو رکھنے کے قابل ہی تھے۔ بلکہ یقیناً یوگ کی سدھیوں اور تو توں کو رکھتے تھے۔ اور میں دل سے اِن کی شاندار کامیابی چاہتا ہوں۔

(دستخط انگریزی۔ رام رتن)

جناب ڈاکٹر پرتھوی راج پُری اسسٹنٹ سرجن و میڈیکل آفیسر خُوشاب اپنی انگریزی چٹھی میں یوں رقمطراز ہیں ": یہ ایک اتفاقیہ امر تھا - نہیں نہیں یہ ایک قدرت کی نہ نظر آنیوالی طاقت تھی جس نے مجھے اور مشہور و معرُوف ہپنوٹسٹ پروفیسر جگدیش مترجی کو ملایا - ہم ایک دُوسرے سے اس طرح ملے - جس طرح ایک لوہے کا ٹکڑا مقناطیس کے ٹکڑے سے ملتا ہے - مجھے ان کے ساتھ ملنے کی کم از کم گذشتہ تین سال سے خواہش تھی - آخر اُس پوشیدہ ہاتھ نے جو کہ دُنیا کے انتظام کی تہ میں کام کرتا ہے ملا دیا - ملنے پر ایسا معلُوم ہوتا تھا - مانوں ہم پہلے بہت دیر کے ملے ہوئے ہیں - اور اُس جگہ ملے ہوئے ہیں جسکی یاد دماغ میں نہیں رہی - لیکن معلوم ایسا ہوتا تھا - کہ ہم ضرور اِس سے پہلے مل چکے ہیں -

میں نے گو ہپنوٹزم کے بارے میں پہلے بہت کچھ پڑھا ہُوا تھا لیکن میں نے آپ کے تجربات نہیں دیکھے تھے - میں نے اپنی خواہش کو ظاہر کیا - اور آپ نے نہایت مہربانی سے مجھے ہپنوٹزم کا عملی تجربہ دکھلایا - جس کو دیکھ کر مجھے ہپنوٹزم کی قوت کا پتہ چلا - اور یہ بھی معلُوم ہوا کہ یہ غیر معمُولی اِنسان کتنی زبردست طاقت اپنے اندر رکھتا ہے - میں پہلے ہپنوٹزم کا معتقد نہ تھا - اور میں اس میں یقین کرنے کے لئے تیار نہ تھا - جب تک کہ خود مجھ پہ کوئی اس کا اثر نہ ہو - بالآخر مجھے انکے تجربات نے اِس عجیب و غریب طاقت کا قائل کر دیا - اور میرا اس ودیا میں پُورا یقین ہو گیا - میں اِس علم کی طاقت کو دیکھکر نہایت حیران رہ گیا -

میں نے جُوں ہی اِس کو زیادہ غور سے دیکھا۔ تُوں ہی میں اِس
کا اور زیادہ معتقد ہو گیا۔

وہ لوگ جو ہپنوٹزم میں یقین نہیں رکھتے۔ میں اُن کی بابت یہ کہونگا
کہ اُن کو خود کبھی سچّے اور اعلےٰ ہپنوٹسٹ سے واسطہ نہیں پڑا۔ یا اُن کا
صِرف معمُولی آدمیوں یا دھوکے بازوں سے ہی واسطہ پڑا ہے۔ ورنہ اُن کی
رائے اس علم کی بابت موجودہ رائے سے بُہت مختلف ہوتی۔

میری یہ پختہ رائے ہے۔ کہ اس قوّت کا اثر انسان کے نخاع پر
خاص طور سے زیادہ پڑتا ہے۔ اور غالبًا تمام قسم کی نخاعی اور عصباتی
تکالیف اِس سے درُست ہو سکتی ہیں۔ اِس پہلو میں اس کا اثر بُہت جلد
اور بہت نمایاں ہوتا ہے۔ اور ہسٹیریا کے تمام بیمار اور خالص عصباتی
دردوں کے تمام مریض اور دُوسرے اِسی قسم کے امراض اس قوتِ ہپناٹزم
سے بُہت جلد اچھے ہو سکتے ہیں۔ اور اگر آدمی اس علم میں بُہت ماہر ہو۔
اور مریض اُسکا اگر معمُول ہو یا پیشتر اُس کے زیرِ اثر رہ چُکا ہو۔ تو وُہ
دُوسری بیماریوں کو بھی بُہت جلد رفع کرنے میں کامیاب ہو جاویگا۔ میں
دریافت کرُوں گا۔ کہ وشواس کیا ہے؟ یہ بھی ہپنوٹزم کا ایک چھوٹا
بچہ ہے۔ کیونکہ مَن کی اُس حالت کو "وشواس" کہتے ہیں۔ کہ جس میں شک
نہ ہو۔ اور مَن کی بڑھی ہُوئی طاقت کو ہی ہپنوٹزم کہتے ہیں میں پُورے
یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہُوں۔ کہ ہپنوٹزم کے اثرات ایسے نمایاں اور
جلد ظاہر ہونیوالے ہوتے ہیں۔ کہ کوئی دوائی اِتنی جلدی ایسے اثرات
ظاہر کرنے میں اِسکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اب میں چند کلمات کلوروفارم اور ہپنوٹزم کے متعلق کہُونگا۔ وُہ

نیند جو ہپنولسٹ اپنے معمُول پر طاری کرتا ہے۔ ٹھیک ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسی کہ کلورا فارم کے اثر سے پیدا کی جاتی ہے۔

ہپنوٹزم کی نیند میں یہ ایک اور بڑی خُوبی کی بات ہے۔ کہ اس کا دماغ پر اثر کلوروفارم کے اثر سے کم غیر مُفید۔ اور جان کے ضائع ہونے کا اور بھی کم خطرہ ہوتا ہے۔ یا یُوں کہو کہ یہ خطرہ ہپنوٹزم میں ہوتا ہی نہیں۔

مَیں کلوروفارم کے ذریعہ بیہوشی میں اور ہپنوٹزم کے ذریعہ بیہوشی میں، دونوں ہی میں گیا ہُوں۔ اس لئے مَیں نہایت اطمینان سے یہ کہہ سکتا ہُوں۔ کہ دماغ کے عضلات پر اثر پڑنے کے لحاظ سے۔ اور (بیہوشی ؟ کے لحاظ سے دونو کا اثر ایک جیسا محسُوس ہوتا ہے۔

مَیں ابھی اس علم میں مبتدی ہُوں۔ اور پروفیسر صاحب کی مہربانی سے۔ جب مجُھے اس کی نسبت اور زیادہ تجربہ اور علم حاصل ہو جاوینگا تو مَیں اس عجیب و غریب سائنس کے متعلق اور زیادہ مفصل کچھ لکھونگا

(دستخط انگریزی۔ پرتھوی راج پُوری)

مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے پروفیسر صاحب کو اپنے ہاں بُلایا۔ اور بڑی عزت سے اپنے ہاں رکھا۔ ہمیشہ بڑی شردھا سے سلُوک کرتے رہے۔ آپ وہاں پر ۲ ماہ رہے۔ اس دوران رہایش میں آپ کے پاس سینکڑوں شخص اپنی اپنی خواہشات کو لے کر آتے رہے۔ اس دوران میں آپ نے وہاں اپنی عجیب و غریب شکتی کا کئی

طرح سے اظہار کیا۔ کئی اچھے اچھے علاج کئے۔ جن سے کئی بیماروں
کو انکی قوتِ شفا سے بلا دوا آرام ہوا۔

ٹھاکر رگھناتھ سنگھ جی سابق افسر بیلا کی دھرم پتنی سخت
بیمار تھیں۔ بخار بہت زور کا تھا۔ اور منہ سے خون بذریعہ تھے آتا تھا
ڈاکٹروں کا علاج شروع تھا۔ لیکن کچھ افاقہ نہ ہوتا تھا۔ بالآخر ٹھاکر
صاحب نے پروفیسر صاحب سے سب حال بتلایا۔ آپ نے اپنی شکتی کے
اثر سے کچھ پانی مؤثر کرکے دیا۔ اُسی کے استعمال سے دو دن کے اندر
اندر اُس کو شفا حاصل ہو گئی۔ اسی طرح وہاں کے ہر دلعزیز بیدار
مغز سٹیٹ سکرٹری لالہ شنکر لعل جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ کی
دھرم پتنی عرصہ سے بیمار تھی۔ اور کئی ڈاکٹروں کا علاج کرایا گیا
تھا۔ لیکن فائدہ حاصل نہ ہوا تھا۔ بالآخر اُن کو بھی پروفیسر صاحب
سے شفا حاصل ہوئی۔ اسی کے متعلق اُنہوں نے جو کچھ تحریر
فرمایا ہے۔ اُس کو نیچے جگہ دی جاتی ہے۔

شریمان لالہ **شنکر** لعل جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔
سکرٹری مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔
پروفیسر جگدیش مترجی جبکہ پچھلے اکتوبر سری نگر میں تھے۔ تو آپ
نے مہربانی کرکے مجھے اپنے ہپنوٹزم کے کرتب دکھلائے۔ جن میں
آپ نہایت کامیاب رہے۔ معمول نہایت آسانی سے مؤثر ہو گیا
اور پروفیسر صاحب کے زیر اثر عرصہ تک ایسے کام کرتا رہا
جو کہ کوئی آدمی بھی جبکہ وہ اپنی ہوش و حواس میں ہو۔ تو ہرگز
نہیں کر سکتا۔ ان کے احکام (اتنے زبردست

طریقہ سے اثر کر رہے تھے۔ کہ معمول کے بازو میں موٹی سوئی گذار دی گئی۔ لیکن اسکو ذرا بھی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ سوئی اس کے بازو سے نکال لی گئی۔ اور اس کو بیدار کر دیا گیا۔ تو اسکو ذرہ بھر بھی علم نہ تھا۔ کہ اس کے دائیں بازو کے ساتھ کیا بیتی۔

میں نے پروفیسر صاحب سے عرصہ تک گفتگو کی ہے۔ میں نے ان کو نیک صادق۔ صاف گو (

اور عوام کا خیر خواہ پایا ہے۔ آپ کو اپنی عجیب و غریب حاصل شدہ طاقت کے ذریعہ اپنے ملکی بھائیوں کو فائدہ پہنچانے کا بڑا خیال ہے۔ آپ بلا دوا کے روحانی طریقہ سے علاج بھی کرتے ہیں۔ آپ نے مجھے میرے ایک رشتہ دار کی بیماری کو دور کرنے کے لئے ہپناٹائز کر کے پانی دیا۔ جس سے بیمار اچھا ہو گیا۔

(دستخط) شنکر لعل سیکرٹری مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر

کیمپ دہلی ۱۹۱۳

اگر مریضوں کے تمام خطوط اور رائوں کو درج کیا جاوے۔ تو بڑی کتاب بن جاوے گی۔ جو کہ ہماری غرض نہیں ہے۔ اس لئے صرف اور چند شفایاب مریضوں کے خطوط یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے پروفیسر صاحب کی اس عجیب و غریب طاقت شفا کا آپ لوگوں کو اچھی طرح علم ہو جاویگا۔

جناب رائے صاحب پنڈت اجے رام شرما میرٹھ سے یوں تحریر فرماتے ہیں۔ "پروفیسر جگدیش مترجی جبکہ میرے پاس ٹھیرے ہوئے

تھے۔ اُن دنوں لالہ کوڈیل آنند مظفر نگرے پروفیسر صاحب
ملنے کے لئے میرٹھ آئے ہوئے تھے۔ اُن کو سخت زکام اور حرار
کی شکایت تھی۔ شب کے وقت اُنہیں کھانسی نے بُہت بیتاب
اور دق کیا۔ تو پروفیسر صاحب کے عمل کرنے سے اِس شکای
سے نجات پاکر وُہ آرام سے سو گئے۔

(۲) میرے مثانہ میں کتنے ہی دِنوں سے درد کی تکلیف تھی
پروفیسر صاحب نے درد کو دُور کرنے کے لئے اپنا اثر ڈالا۔ او
عمل کیا۔ جس سے اُس وقت درد دُور ہو گیا۔ مگر اگلے دِن درد پ
شروع ہو گئی۔ بعد ازاں بُہت دنوں میں کئی طرح کے داخلی
خارجی علاج سے آرام ہُوا۔ اگلے دِن پروفیسر صاحب پنجاب
طرف چلے گئے تھے۔

شریمان پنڈت مہیندر ناتھ جی شرما حکیم و محقق مناتا
مالک شودگل اوشدھالیہ میرٹھ تحریر فرماتے ہیں:۔

میرے سامنے شریمان پروفیسر جگدیش متر جی نے ڈاکٹر راجن
ورما میرٹھ کی کوٹھی پر ایک گداگر (فقیر) پر عمل کیا۔ اور اثر ڈا
فقیر اپنی ٹانگ کے ورم اور درد کی وجہ سے لنگڑا کر چلتا تھ
پروفیسر صاحب کے کچھ دیر تک متواتر عمل کرنے سے اس کی ٹانگ
درست ہو گئی۔ اور وُہ خوشی خوشی وہاں سے چلا گیا۔ آپ کی جان و
مال کی خیر مناتا اور دُعائیں دیتا ہُوا رُخصت ہُوا۔

مَیں بمقام امرتسر آل انڈیا طبّی کانفرنس کے جلسے پر گیا ہُو
تھا۔ جس کوٹھی پر مَیں اور پروفیسر صاحب ٹھیرے ہوئے تھے

ہاں پر وفیسر صاحب سے فیض حاصل کرنے اکثر لوگ آیا کرتے تھے
ب میرے رُوبرُو آپ نے ہپنوٹزم ۔ مسمریزم کے حیرت انگیز کرشمے دِکھلائے
رحرا مُجھ پر بھی میری خواہش کے مطابق آپ نے اپنی زبردست قوّتِ
تیار ارادی کا اَثر دِکھلایا ۔ مَیں آپ کو اپنا صادق دوست اور رہبر
کامل سمجھتا ہُوں ۔ (دستخط مہندر ناتھ)

شرمیان دیال سنگھ بیدی ڈیرہ بابا نانک سے تحریر
فرماتے ہیں :- جناب پروفیسر صاحب مَیں نے اپنے سر پٹنے
کی بیماری جس کا دَورہ مجھے بیس بیس منٹ میں ہوتا تھا ۔
درد بلا دوا کے علاج کرایا ۔ جس سے مجھے بُہت آرام ہو گیا ہے ۔
خلقِ شعور ان کو ہر دم سلامت رکھے ۔ اِس سے پہلے مَیں نے اِس
بیماری کا بُہت علاج کروایا ۔ اور مختلف جگہوں مثلاً لاہور میانمیر
دہلی میں ڈاکٹر بیلی رام ۔ ڈاکٹر سنت رام ۔ جناب حاذق الملک
جناب حکیم اجمل خان کے زیرِ علاج رہا ۔ لیکن اِس بیماری کو کُچھ افاقہ
نہ ہُوا ۔ اور یہ مجھے حیرانی ہے ۔ کہ یہاں آکر مجھے پروفیسر صاحب
کے پہلے ہی عمل سے حیرت انگیز تبدیلی معلُوم ہوئی ۔ اور اب
مَیں اپنے آپ کو اچھا محسُوس کرتا ہُوں ۔

(دستخط دیال سنگھ بیدی)

منشی رادھا کشن جی آہلو والیہ مختار عام وزیر خان بھنگالہ
ضلع ہوشیار پُور تحریر کرتے ہیں :- میری دھرم پتنی فساد خُون سے
بیمار تھی ۔ پہلے اُس کے دائیں بازو پر ایک چھالا سا نکلا تھا ۔
جس میں بڑی تپش اور جلن شروع ہو گئی ۔ بعد اُس کے اِسی قسم کے

موتیوں جیسے بیشمار دانے باقی حصّہ بدن پر سوائے مُنہ ا
ٹانگوں کے نِکل آئے۔ چہرے کا رنگ بدل گیا۔ بلکہ اندیشہ تھا
کہ شریر نہ بگڑ جائے۔ جلن اس قدر تھی۔ کہ جیسے کسی کو تپتے
ہوئے تندور میں ڈالا ہُوا ہو۔ یُونانی طریقہ سے مختلف علاج کئے
گئے۔ تکلیف بہت زیادہ تھی۔ کئی دن سخت تکلیف میں اور کئی
راتیں بغیر سونے کے گذر گئیں۔

اتفاق سے پروفیسر جگدیش مترجی بھبنگا لے پہنچے۔ اور میں ا
کو مریضہ دکھلانے کے لیئے اپنے گھر لیگیا۔ اُس کی بیتابی اور تکلیف
کو دیکھکر ان کو دیا آئی۔ اُسی وقت اپنا رُوحانی عمل شروع کیا
پندرہ منٹ عمل کرنے کے بعد۔ مریضہ نے بتلایا۔ کہ اُسکی گردن کے
ارد گرد ٹھنڈک پڑ رہی ہے۔ پندرہ منٹ اور عمل کیا۔ اور زیادہ
آرام ہُوا۔ ایک گھنٹہ کے عمل سے مریضہ نے بتلایا۔ کہ اُسکو بالکل
آرام ہو گیا ہے۔ تمام جلن کافور ہو گئی ہے۔ اور ایسا معلوم ہو
ہے۔ جیسے ٹھنڈے پانی سے اسنان کیا ہو۔ اُسی رات پندرہ یوم
کے بعد وہ آرام سے سوئی۔ دُوسرے دن پھر جلن ہو گئی۔ تو پھر
آپکی خدمت میں عرض کیا گیا۔ آپ نے پھر عمل کیا۔ اب کے عمل کے
دوران میں اُس کے چھالوں سے زرد رنگ کا نہایت لیسدار
سانپ کی زہر کی مانند پانی زمین پر ٹپکنے لگا۔ اور آرام ہونا شروع
ہو گیا۔ بعد آپ نے ایک لوٹا پانی پر عمل کرکے دیا۔ اُس کو پینے ا
اُس بازو کو جہاں سے بیماری شروع ہوئی تھی۔ دھونے میں
استعمال کرتی رہی۔ جس سے بالکل آرام ہو گیا۔ جیسا پہلے بدن

ویسا ہی ہو گیا۔ تمام دیکھنے والے آپکی اس یوگ شکتی کو دیکھکر حیران رہ گئے۔

(۲) پھر خاکسار خود بیماری تپ اور تپے سے پندرہ روز سخت بیمار رہا تھا۔ پروفیسر صاحب کے والد صاحب میرا علاج کر رہے تھے۔ ایک دن سولھویں روز میری دائیں پسلی میں درد شروع ہؤا۔ مجھ سے سانس نہیں لیا جا سکتا تھا۔ بالکل قریب تھا کہ سانس نکل جائے۔ وقت تنگ تھا۔ حکیم صاحب کو مکیریاں سے بُلا نہ سکا۔ لیکن حکیم روشن دین اور حکیم فضل الدین صاحب بھنگالہ کے موجود تھے۔ اور اپنے طریقہ سے علاج کر رہے تھے لیکن افاقہ نہ ہوتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ درد شروع تھی۔ کہ اچانک پروفیسر صاحب تشریف لے آئے۔ اُس وقت دس پندرہ اور آدمی بھی موجود تھے۔

ہر دو حکیم ہار میرے لئے ادویات بنا رہے تھے۔ کہ آپ نے مجھے چارپائی پر لیٹ جانے کو کہا۔ لیکن میں درد کی شدت کی وجہ سے لیٹ نہیں سکتا تھا۔ آپ نے پکڑ کر مجھے لِٹا دیا۔ اور میری چارپائی کے پاس کھڑے ہو کر اپنا عمل شروع کیا۔ جس سے میری درد رفع ہوتی ہوتی نصف گھنٹہ کے اندر قطعی دُور ہو گئی۔ اور میں خوب پہلے کی طرح اچھی طرح سانس لینے لگا۔ ہر دو حکیم موجودہ بھنگالہ اور باقی میرے مہربان جو اُس وقت موجود تھے۔ حیران ہو گئے۔ کہ یہ کیا جادو ہے کیسی سخت بیماری اور اسقدر جلد فرو ہو گئی۔

آپ جب واپس مکیریاں جانے لگے۔ تو آپ سے کہا گیا۔ کہ رات

کو پھر درد نہ شروع ہو جائے۔ تو آپ نے کہا۔ کہ اب نہیں ہوگی۔ ساری رات مجھے آرام رہا۔ اور تیسرے دِن میرے باقی عوارضات بھی رفع ہو گئے۔ اور پھر مجھے اُس بیماری کا دورہ نہیں ہوا۔ مَیں آپ کا حد سے زیادہ مشکور ہوں۔ جنہوں نے مجھے دوبارہ زندگی دی

(دستخط رادھا کشن)

شریمان پنڈت **بنارسی داس** جی مُنیم امرتسر سے تحریر کرتے ہیں:- شریمان پرم پُوجنیہ پروفیسر صاحب نمستے۔ مَیں آپ کو دِلی شکریہ کے ساتھ یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے عجیب وغریب طریقہ علاج (ہپنوٹزم) سے اب میری تائی صاحبہ بالکل راضی خوشی ہیں۔

ایشور کا نہایت شکر ہے۔ کہ جس نے ہماری بہتری کے لئے آپ کو امرتسر بھیجا۔ اور ساتھ ہی پنڈت رلیا رام جی کے دِل میں پریرنا کی کہ وُہ آپ کو میرا دُکھ دُور کرنے کے لئے لے آئے۔ مَیں کیا عرض کروں آپ کے آنے سے پہلے انیک علاج کرا چکے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ اب اُسکی زندگی ختم ہو جاویگی۔ کہ آپ تشریف لے آئے۔ کتنی حیرانی کی بات ہے۔ کہ وُہ بات جو چھ ماہ کا متواتر علاج کرنیسے نہ بن سکی۔ وُہ آپ کے صرف دو دفعہ عمل کرنیسے ہی حاصل ہو گئی۔

مریضہ اب بالکل تندرست ہے۔ اور نہایت شردھا سے آپ کو یاد کرتی رہتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ آپکی یہ اوبھت یوگ شکتی دِن دُونی رات چوگنی ترقی کرے۔ کہ جس سے بہت سے دُکھیوں کا بھلا ہو۔

اخیر میں میں نہایت پریم اور شردھا سے آپ کو نمستے کرتا ہُوا ان چند سطور کو جو صرف اظہار شکریہ کے لئے لکھی گئی ہیں میں روانہ کرتا ہوں ٭

(دستخط بنارسی داس)

شریمان لالہ درگا داس جی۔ سٹیمپل روڈ لاہور سے تحریر کرتے ہیں۔ میرے پیارے پروفیسر صاحب میں آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے مہربانی کر کے میری تکلیف دِہ بیماری "لکنت" اپنی ہپنوٹک طاقت سے مجھے ہپناٹائز کر کے رہائی دلائی۔ چند دن میں عمل کرانے سے ہی مجھے فائدہ حاصل ہو گیا۔ میری ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ آپ کو اُس سے بھی زیادہ طاقت عطا فرماویں ٭

جناب منشی احمد خانصاحب۔ تحصیلدار پالم پور سابق نائب تحصیلدار بکیریاں یوں تحریر کرتے ہیں۔ پروفیسر جگدیش متر حکیم حاذق ہپنوٹسٹ بکیریاں جس قدر عرصہ میں مکیریاں میں رہا میرے اور میرے اہل و عیال کے معالج رہے۔ اور میں ان کے ہپناٹزم کے معجزات سے مستفید ہوتا رہا۔ آپ واقعی حکیم حاذق ہیں۔ اور کمال درجہ کے ہپنوٹسٹ ہیں۔ آپ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ ہیں۔ اور جس ہمدردی سے میرا اور میرے کنبہ کا یہ علاج کرتے رہے ہیں۔ میں ان کا نہایت ہی مشکور ہوں ٭

میں آپ کی شرافت۔ عنایت۔ لیاقت کا قائل ہوں۔ یہ شخص مقام مکیریاں میں کیا بلحاظ ماہر ہنر اور کیا بلحاظ اخلاق و شرافت کے اپنی نشان نہیں رکھتا۔ اور میں نے اپنی مدت العمر میں ایسا ماہر اور باخلاق اور بنی نوع انسان کا سچا ہمدرد آدمی نہیں دیکھا۔ ماہ ستمبر گذشتہ میں بکریاں

ملیریا بخار میں بچہ سخت بیمار رہا - اور اکتوبر کا سارا مہینہ مبتلا رہا - میں آپ کے تجربات سے مستفید ہوتا رہا - ایک دفعہ ماہ ستمبر میری اہلیہ کو نمونیا ہو گیا - اور درد سے سخت بیتاب تھی - اور ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی - آپ نے اپنے عمل ہپناٹزم کے ذریعہ چند منٹ میں بحکم خدا اس کو موت سے بچا لیا - اور میں اس کرشمہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا ؛

شروع اکتوبر میں میرا ستره ساله لڑکا نذیر احمد مبتلا ملیریا ہو گیا پشت پھر ۵۰۱ تک پہنچ گیا - اور وہ حالت سکوتہ میں تھا - اور یقین تھا کہ اب دم نکلا - مگر آپ نے اپنے عمل ہپناٹزم سے ایسا کرشمہ دکھایا کہ فی الفور ٹمپریچر ۱۰۱ ہو گئی - اور لڑکے نے آنکھیں کھولدیں دوسری دفعہ میری لڑکی جوان عمر بخار اور درد سر سے سخت بیتاب تھی - اس پر بھی یہی عمل ہوا - اور وہ بیچاری بچ گئی ان عنایات وعنایات سے جو میرے خاندان میں ظہور پذیر ہوئے ہیں - کہ سکتا ہوں کہ آپ کی قابلیت کا اس وقت فی الحقیقت قرب وجوار میں ثانی نہیں ؛ (الراقم احمد خان)

مکرم جناب پیرزادہ انوار الحق صاحب تحصیلدار دوسوبہ تحریر فرماتے ہیں - مائی ڈیر پروفیسر جگدیش متر صاحب تسلیم - میں نے ارادہ کیا - کہ آپ کے اُن احسانات وعنایات کے بدل کا اعتراف کروں جو کہ آپ وقتاً فوقتاً عرصہ ساڑھے تین سال سے مجھ پر و میرے اہل و عیال پر اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر کے کرتے رہے ہیں - واقعی جناب باکمال ہپناٹسٹ اور بے نظیر حکیم حاذق ہیں

آپ کی خداداد جدت طبع اور طبیعت رسا اُس پر حلم و متانت
اور قابلیت ہر دو فن کی جیسی شہرت تھی ویسا ہی میں نے تجربہ
کیا اور اس سے جو استفادہ کیا اُس کا اظہار تشکر کرتا ہوں
اور جس قدر وقعت میرے دل میں ہے وہ اس تحریر سے زیادہ
ہے - الراقم پیرزادہ انوار الحق ۔

اب صحت یاب بیمار ایجنٹوں کے خطوط کو یہاں پر ہی بند کرتا ہوں
تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھے - اس لئے اب اس خفیہ اور حیرت
انگیز علم کی دوسری شاخوں کے متعلق تھوڑا ذکر کرکے اس
پمفلٹ کو ختم کیا جاتا ہے - پروفیسر صاحب نے ہزاروں
معمولوں پر مختلف قسم کے عمل کئے ہیں اور کوئی شاخ ایسی
نہیں ہے جس میں مہارت پیدا کی ہو اور جس کا تجربہ
آپ نے نہ کیا ہو ۔

سپریچولزم (روحوں سے گفتگو کرنا) کے متعلق آپ اپنے
تجربات کا مفصل ذکر دلچسپ درشن حصہ سوم میں کریں گے - اُس
سے آپ کو اس علم میں پروفیسر صاحب کی وسیع واقفیت حیرت
انگیز واقعات کا پتہ لگیگا - اس تجربہ کے بعد سپریچولزم کے
متعلق آپ جس نتیجہ پر پہنچے ہیں - اس کا علم بھی آپ کو اس کے
مطالعہ سے ہی ہو سکیگا ۔

(Catalepsy) یعنی معمول کو سکتہ کی حالت میں لٹانا!
یہ عمل پروفیسر صاحب نے رڑکی میں ڈاکٹر ہر دواری سنگھ
جی کی کوٹھی پر کیا تھا - ایک لمبے مضبوط جوان کو نہایت بے

اس کو لکڑی کی طرح سخت اور نہ مڑنے والا بنا دیا۔ اسکا سر ایک کرسی پر اور پاؤں کی ایڑی دوسری کرسی پر رکھ دی درمیان میں کچھ نہیں تھا وہ شہتیر کی مانند وہاں پر بیہوش پڑا رہا۔ اسکے پیٹ پر ایک لڑکا کھڑا کر دیا گیا۔ لیکن اُسکو کچھ محسوس نہ ہوُا۔ اور اس نے ذرا جنبش نہ کی ۔

روشن ضمیری (Clairvoyance)

روشن ضمیری کے آپ نے عرصہ تک تجربات کئے ہیں اور کئی معمول ایسے پائے ہیں۔ کہ جو حال۔ ماضی۔ مستقبل کے واقعات کو بلا کسی تھوڑی غلطی کے درست بتلایا کرتے تھے۔ جنہوں نے آپکے یہ عمل دیکھے ہیں وہ نہایت حیران اور ششدر رہ جایا کرتے تھے۔ لیکن بعد ازاں کئی قسم کی زندگی میں ان کی وجہ سے مشکلات پڑنے اور کم فرصت کے باعث اس کو قطعی طور سے چھوڑ دیا۔ لیکن اب بھی آپ میں معمول کو روشن ضمیری کے درجہ تک لیجانے کی ویسی ہی زبردست طاقت ہے جیسی کہ پہلے تھی۔ لیکن پچھلے تجربہ سے اب اس کو استعمال کرنے کا بہت کم خیال کرتے ہیں ۔

ٹیلی پیتھی (Telepathy)

ٹیلی پیتھی (اپنے خیالات کو بغیر بولے لکھے اور اشارے کے دوسرے کے من میں منتقل کر دینا) میں بھی آپ نے اچھا تجربہ کیا ہے۔ گو عوام میں کبھی اس کے کرشمے نہیں دکھلائے۔ کیونکہ یہ ایسی ودیا نہیں جس کو تماشہ کر کے دکھلایا جا سکے۔ لیکن اپنے متروں اور شاگردوں سے اکثر یہ اس قسم کی روحانی بات چیت کیا کرتے ہیں۔ جسکا تذکرہ

آپ نے اپنی نادر تصنیف سنکلپ درشن حصہ اول و دوم میں عمدگی سے کیلہے - لیکن اس کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کی دلچسپی کیلئے ایک اور خط اس جگہ درج کر دیا جاتا ہے - اس سے یہ بخوبی معلوم ہو سکیگا کہ کس طرح پروفیسر صاحب دور دراز بیٹھے ہوئے اپنے شاگردوں اور دوستوں کے دلی خیالات کو مطالعہ کر لیتے ہیں - اور اُسی وقت جبکہ کوئی خاص بات دریافت کرنے کی نیت سے پروفیسر صاحب کیطرف خط لکھتے ہیں تو پروفیسر صاحب اُن کو اس بات کا جواب لکھدیتے ہیں خط ایک ہی تاریخ اور تقریباً ایک ہی وقت میں دور دراز فاصلوں پر بیٹھ کر لکھے جاتے ہیں - مثلاً ایک آدمی سو کوس پر بیٹھا ہوا ایک بات پروفیسر صاحب سے دریافت کرتا ہے اُدھر پروفیسر صاحب اپنے مکان پر بیٹھے ہوئے اُسی وقت اُس بات کا جواب لکھتے ہیں - اس قسم کے خطوط کی مثال پروفیسر صاحب سنکلپ درشن حصہ اوّل میں درج کر چکے ہیں اور ایک مثال یہاں پر دی جاتی ہے ÷

پروفیسر صاحب کے شاگرد شریمان کوپراج کیشو دیو منتر الویروگیان آچاریہ منتر اوشدھ والیہ کوٹ قادر ضلع بجنور یوں تحریر فرماتے ہیں :-

از کوٹ قادر   الفت کا جب مزہ ہے کہ دونوں ہوں بیقرار

مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۲۰ء   دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی -

شریمان مانیہ ور پروفیسر صاحب نمستے !

آج آپکا کارڈ دیکھکر نہایت خوشی ہوئی کہ آپ جس کشمکش میں پڑے تھے وہ اُلجھن دور ہو گئی - جس تاریخ میں میں نے آپ کو اس امر کے دریافت کرنے کو خط تحریر کیا اُسی روز آپ نے ا

جواب اس خط میں لکھ بھیجا۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میرے وچاروں کو آپ تک اور آپکے شبھ وچار بلکہ یکت سنکلپ میرے پاس تک پہنچے ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ اب آئندہ ایسے نوٹوں کو پاکٹ بک میں تحریر کرتا رہوں۔ بیشتر بھی بہت سے ایسے کرشمے دیکھنے میں آئے ہیں۔ (آپ کا چرن سیوک کیشو دیو)

اس طرح سے روحانیت کی ہر ایک شاخ میں شریمان پروفیسر صاحب نے کمال حاصل کیا ہے۔ جن لوگوں نے آپ کے اپدیشوں کو سنا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اُن کی بانی میں کتنی شانتی اور کشش ہوتی ہے۔

آپ کا یہ زبردست وشواس ہے کہ ملک کے اندر کوئی ترقی اور شانتی نہیں ہو سکتی جب تک عمدہ اور پاکیزہ چال چلن والے نوجوان ملک میں پیدا نہ ہونگے۔ چال چلن میں پاکیزگی اور مضبوطی نہیں آ سکتی جب تک کہ انسان روحانی ترقی کی طرف متوجہ نہ ہو روحانیت کا پرچار ہی آپ کی زندگی کا مقصد ہے اس لیئے جو لوگ روحانی ترقی کے خواہشمند ہیں یا جو مسمریزم اور ہپنوٹزم وغیرہ علوم روحانی میں مہارت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یا جو اپنے آپ کو شانت کرنا چاہتے اور ایشور بھگتی میں من لگانا چاہتے ہیں۔ یا جو دنیاوی کاروبار میں ترقی کرنے کے لئے اپنی روحانی طاقتوں کا استعمال کرنا سیکھنا چاہتے ہوں ان کو پروفیسر صاحب سے خط وکتابت کرنی چاہئے۔

جو لوگ بیمار ہیں۔ اور جلد صحت حاصل کرنا چاہتے ہیں اُنکو بھی

فوراً پروفیسر صاحب کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ؞

امراض نسوان (عورتوں کی بیماریوں) میں خصوصیت سے آپکو بہت زیادہ مہارت ہے کیونکہ اختناق الرحم ہیسٹریا کا سب سے زیادہ سریع الاثر علاج سوائے ہپنوٹزم کے اور کوئی نہیں ہے ؞

جن عورتوں کو دردزہ یعنی بچہ پیدا کرتے وقت زیادہ تکلیف ہوتی ہے اُن کو بھی ایام حمل میں ہپنوٹک سجیشن پروفیسر صاحب سے حاصل کرنے چاہئیں۔ کیونکہ تجربہ سے یہ بات بخوبی معلوم ہوئی ہے کہ ہپنوٹک سجیشن کا اثر اس حالت پر بہت درست ہوتا ہے اور بچہ بغیر کسی زیادہ تکلیف کے پیدا ہو جاتا ہے ؞

اسی طرح دوسری امراض نسوان میں بھی یہ علاج بہت جلد اثر کرنے والا ہے۔ جن والدین کے بچے بُری عادات والے ہیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ اُن کی عادات کو درست کر دیا جائے۔ تو ان کو بھی پروفیسر صاحب کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ عادات کو تبدیل کرنے کے لئے سوائے اس علاج کے اور کوئی عمدہ علاج نہیں ہے ؞

جو لوگ اپنے عزیزوں کی جدائی کے صدمے برداشت کرتے ہیں چاہے وہ عزیز مر گئے ہیں یا پردیس میں ہیں اگر وہ اُن سے عارضی طور سے مل کر شادمان ہونا چاہتے ہیں تو ان کو بھی پروفیسر صاحب سے خط و کتابت کرنی چاہیئے ؞

غرض آپ نہ صرف روحانی ماہر اور ہپنوٹسٹ ہیں۔ بلکہ تجربہ کار

یونانی حکیم بھی جب آپ کے ہاتھ کے دئے خالص پانی میں امراض کو دور کر دینے کی طاقت ہے۔ تو آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ان کی تجویز کی ہوئی دوائی میں کتنا زبردست اثر ہوتا ہو گا +

جب کہ بیماری بہت سخت ہوتی ہے اور مریض اپنے آپ کو ہپناٹائیز کرانا نہیں چاہتے یا ان کی حالت قابل ہپناٹائیز نہیں ہوتی۔ تو ایسی حالت میں آپ دوائی کو بھی زیادہ مؤثر بنانے کے لئے میگناٹائز کر کے دیتے ہیں۔ جس سے دوائی اپنے اثر میں چوگنی مؤثر ہوتی ہے +

تشخیص امراض میں آپ کو خاص قابلیت ہے یہی وجہ ہے۔ کہ دور دراز سے مریض آ کر ان سے صحت حاصل کر کے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے چاہے آپ دوائی سے علاج کرانے کے معتقد ہوں اور چاہے بلا دوائی کے علاج کرانا چاہیں یا دوائی کا استعمال کر کے اکتا گئے ہوں ان کے طریقہ علاج سے جلد فائدہ اٹھانے کے خواہشمند ہیں تو آپ فوراً پروفیسر صاحب کو مطلع کریں +

ہپنوٹک ہسپتال

تمام ہندوستان بھر میں یہ پہلا ہسپتال ہے کہ جس میں بلا دوا صرف روحانی طاقت کے ذریعہ ہی علاج ہوتا ہے۔

جرمنی کے مشہور ڈاکٹر مسٹر لوئی کُہنی اسی طریقہ علاج کو سب سے افضل طریقہ علاج مانتے ہیں۔ جرمنی امریکہ اٹلی میں تو اس قسم کے ہسپتال موجود ہیں لیکن بھارت ورش میں آج تک وسیع پیمانہ پر کسی نے اسکو جاری کرنے کا حوصلہ نہیں کیا تھا اور کر بھی نہیں سکتا جبتک کہ اس کے اندر تمام بیماریوں کو بلا دوا شفا دینے کی زبردست قوت نہ ہو چنانچہ اس انسٹی ٹیوشن کو جاری کرنیکا سہرا قدرت نے قوت روحانی کے زبردست ماہر پروفیسر جگدیش مترجی کے ہی لیئے رکھا تھا کہ جنکی قوت شفا کو تجربہ کرنے والے حیرت سے دیکھتے ہیں۔ سال ہا سال سے علاج بذریعہ دوائی کراتے ہوئے تنگ آکر لوگ جب پروفیسر صاحب کے پاس آتے ہیں اور اُنکے چند دفعہ کے عملوں سے ہی شفا حاصل کرتے ہیں تو انکی حیرانی کی انتہا نہیں رہتی کیونکہ بلاشبہ یہ جادو ہے جسے سنا تو تھا مگر تجربہ نہیں کیا تھا۔ پس اگر آپ دیرینہ مریض ہیں یا کسی اور سخت تکلیف دہ بیماری میں مبتلا ہیں یا آپکا کوئی رشتہ دار مرد یا عورت بیمار ہے تو فوراً اس ہسپتال سے فائدہ اٹھائیے۔ کیونکہ یہ آپکو ادویات کے اخراجات سے نیز مضرت رساں ادویات کے نقصان دہ اجزا سے بھی جو کہ اس غیر قدرتی علاج بذریعہ دوائی سے جسم میں داخل ہوتے ہیں اور روز نئی بیماری پیدا کرنیکا باعث بنتے ہیں مخلصی دیگا اسلیئے اپنے مرض کو لاعلاج درجہ تک پہنچنے سے پہلے فوراً اس طرف رجوع کرنا چاہیئے چارج بہت معمولی ہیں جو مینیجر سموہنی آشرم سے دریافت کیئے جا سکتے ہیں کیونکہ یہ ہسپتال سموہنی آشرم کی ہی ایک شاخ ہے۔

مینیجر سموہنی آشرم لکیریاں

نوٹ - چھپ دہلی سے شائع ہونے سے پہلے جو احباب آرڈر روانہ
فرمائیں محصول ڈاک و کمیشن دیا جائے گا

سنکلپ درشن

حصہ سوم

حاضرات - ہمزاد - مسمریزم - سپریچوئل ازم وغیرہ کی
اصلیت پر دلچسپ بحث - ان علوم کے حصول کے
آسان ذرائع - اور دیگر زبردست روحانی علوم کا سرچشمہ

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ملنے کا پتہ

مینیجر سموہنی آشرم مکیریاں ضلع
ہوشیارپور

سموہنی آشرم

زیر سرپرستی شری بھان پروفیسر جگدیش منتر جی۔ یہ آشرم روحانی تعلیم دینے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اسکے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں:-

(۱) قابل اصحاب کو ہپنوٹزم، مسمریزم، سپریچولزم وغیرہ علوم روحانی کی درست تعلیم دینا اور اپنے ممبروں کے اندر قوت شفا پیدا کر دینا جس سے وہ اپنا اپنے کنبہ دوستوں اور دوسرے مریضوں کا بوقت ضرورت بغیر دوا کے علاج کر سکیں۔

(۲) یوگ کے عملی طریقوں کو رواج دینا اور اپنے ممبران کو معمولی روحانی قوتوں کے حصول کے ذریعے من کی شانتی اور روحانی راحت حاصل کرنے کی طرف مائل کرنا۔

(۳) اس سنسار میں زیادہ سکھ۔ شانتی اور امن سے رہنے کے طریقے بتلانا اور مصیبت زدوں کو امن و سلامتی کا راستہ دکھانا۔

(۴) اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا مروّج کرنا۔

(۵) ایک لائبریری قائم کرنا کہ جس میں مستند روحانی معلموں کی کتابوں کا ذخیرہ ہو تاکہ آشرم کے ممبر دوسرے مصنفین کے خیالات سے فائدہ اٹھائیں۔

(۶) ابھیاسیوں کے راستہ کی مشکلات کو دور کرنا اور عمدہ روحانی و اخلاقی کتابیں شائع کرنا۔

(۷) ایک ہپناٹک ہسپتال قائم کرنا جسمیں صرف روحانی طاقت ہی سے پیچیدہ امراض کا علاج کیا جائیگا۔

(۸) تحقیقات علوم روحانی (Psychic Research) کرنا۔

(۹) آتم رکشا کی تعلیم دینا اور ایشور بھگتی کیلئے سرل، صفات اور پرانے ویدک طریقوں سے ابھیاس کو سہل بنانا اور اپنے ممبروں کی روحانی مدد کرنا۔

اگر آپکو ان مقاصد سے ہمدردی ہے اور آپ آشرم کے ذریعے فائدہ اٹھانے کے خواہشمند ہیں تو فوراً اس کے ممبر بن جائیے قواعد ممبری کے لئے درخواست اس پتہ پر ہونی چاہئے۔

مینیجر سموہنی آشرم ٹیریال ضلع ہوشیارپور

قیمت مجلد (عہ)

مشعل زندگی المعروف بہ جیون شکشا

صہ عہ

مصنفہ پروفیسر جگدیش متر ہینپو لسٹ

یہ مفید و دلچسپ کتاب انہوں نے نوجوانوں کی زندگی کو کامیاب بنانے کے خیال سے لکھی ہے۔ اس میں کامیابی کے رازوں کو اچھی طرح کھول کر سامنے رکھ دیا گیا ہے اسکے مطالعہ سے جہاں آپ اپنے آپ کو سکھی اور کامیاب بنانا سیکھ جاوینگے وہاں آپکو سفر زندگی کی خوبصورت منزل کا پتہ بھی لگ جاویگا کیونکہ یہ آپکے سامنے ایک ایسی عمدہ شاہراہ رکھیگی۔ کہ جسپر چلکر آپ اپنے مقصد کو حاصل کر لیں گے۔ دکھ درد اور پانی لا بد میں آپکی رہنمائی کر کے راحت اور شانتی عطا کریگی۔ سلئے دنیاوی زندگی میں داخل ہونے سے پہلے اسکا مطالعہ ازبس مفید ہے نہ صرف نوجوانوں کیلئے بلکہ سب مستورات کیلئے نہایت ضروری ہے اسکے متعلق ماہرین تعلیم اور پریس نے نہایت اعلےٰ ریویو کرتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کا اقتباس حاضر خدمت ہے :-

ماہرین تعلیم کی رائیں

فنانی التعلیم مہاتما ہنسراج جی بی اے پریذیڈنٹ ڈی اے وی کالج مینیجنگ کمیٹی لاہور تحریر فرماتے ہیں مشعل زندگی مصنفہ پنڈت

جگدیش مترجی میرے پاس پہنچی ۔ میں نے اسکے بعض بعض حصص کا مطالعہ کیا۔ اسمیں اخلاقی خوبیوں کی جو انسان کی زندگی کو پاکیزہ اور کامیاب بناتی ہیں بہت اچھی طرح سے کیفیت بیان کیگئی ہے میرے خیال میں یہ کتاب نوجوانوں کیلئے بہت مفید ہے ۔ کیونکہ اسکو پڑھ کر وہ بہت سی گراوٹوں سے جو زندگی کو خراب کرتی ہیں ۔ بچ سکتے ہیں۔ میں ان کی کتاب کو خیر مقدم کہتا ہوں ؛

(۲) شریمان لالہ شب سرنداس جی ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ضلع فیروز پور تحریر فرماتے ہیں :۔ میں نے مشعل زندگی کا اکثر مقامات سے مطالعہ کیا واقعی یہ اردو لٹریچر میں ایک نئے نمونہ کی کتاب ہے نوجوانوں کی زندگی اور چال چلن کو سدھارنے کیواسطے ایک شریف رہنما کا کام دینے والی ہے ۔ ہر ایک مرد و زن کیواسطے ایک سچا گرو ہے منش مارہ اسکے مطالعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اسکا ایک ایک لفظ پر نصیحت اور موثر ہے زندگی کو سکھ کے ساتھ بسر کرنے میں مددگار ثابت ہوگی مصنف نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اپنے پوتر خیالات کو ترتیب دیا ہے۔ کتاب کا کاغذ اور ٹائپ بھی اچھے ہیں بیشک ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی جو مصنف نے پوری کر دی ہے ۔ امید ہے کہ پبلک میں اس کی پوری قدر ہوگی میں مصنف کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ کو ایسا بیش بہا تحفہ عنایت فرمایا ہے جس سے خود میری زندگی کو بہت فائدہ ہوگا ؛

(۳) شریمان چوہدری گیان سنگھ جی ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ضلع گورداسپور رقمطراز ہیں ۔ میں نے مشعل زندگی ۔ مصنف ہر دو نیسر

پنڈت جگدیش متر جی ہیپونسٹ کا اول سے اخیر تک باغور مطالعہ کیا۔ در حقیقت اردو لٹریچر میں یہ قابل قدر اضافہ ہے اپنی طرز کی یہ نئی کتاب ہے ہر ایک خواندہ شخص کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس کو دنیا میں کامیاب ہونے اور راحت حاصل کرنے کا طریقہ معلوم ہو جاوے طلبا کیلئے تو خاص طور پر یہ نادر کتاب ہے۔ اگر ہر ایک طالبعلم اس کا مطالعہ کرکے اُن اعلےٰ اصولوں پر جنکی کہ اس میں بحث کیگئی ہے عمل کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ دیش کی کایا پلٹ نہ جاوے ؎

یہ کتاب مصنف کے صرف عام مطالعہ ہی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ انہوں نے اسکی تیاری میں اپنے ملک اور گھروں اور طلبا کے عام طریقہ زندگی کی ذاتی واقفیت سے بھی کام لیا ہے۔ اور اپنی عملی زندگی میں من اور اندریوں کو درست کرنے کے متعلق جن اعلےٰ نتائج پر پہنچے ہیں ان کو نہایت سرل اور خوبصورت طریقہ پر بیان کیا ہے یوں تو سب مضامین اعلےٰ ہیں۔ مگر مضامین ذیل کا مطالعہ عالم سے عالم آدمی کیلئے بھی فائدے سے خالی نہوگا دکھ کیوں پیدا ہوتا ہے اچھی عادات۔ خیالات کا اثر جسم پر۔ خود ضبطی۔ یہ کتاب سکھاتی ہے کہ دنیا کے تمام فرائض ادا کرتا ہوا بھی انسان کیونکر اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا ہے ؎

آجکل کے حالات کے لحاظ سے کاغذ اور چھپائی عمدہ ہیں اور قیمت بھی مناسب ہے ؎

پریس کی رائیں

روزانہ اخبار بندے ماترم لاہور مشتعل زندگی یا جیون شکشا۔ یہ [illegible]ی کتاب علوم روحانی کے زبردست ماہر اور عامل پر دفیسر مگدیش

منتر جی مشہور ہپناٹسٹ کی زبردست تصنیف ہے - ہم نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے لہذا ہم بڑے وثوق سے کہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب مایوس اور ناکامیاب زندگیوں کو مشعل کا کام دے سکتی ہے - کتاب کیا ہے جواہرات کا ڈھیر ہے - تمام مضامین پر پروفیسر صاحب نے بڑی وضاحت سے رائے زنی کی ہے - وہ لوگ جو کامیاب زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں ضرور اس نایاب کتاب کا مطالعہ کریں - حجم دو سو صفحہ لکھائی - چھپائی عمدہ - کاغذ نفیس قیمت صرف ایک روپیہ - ہم اپنے ناظرین سے اس نایاب کتاب کے مطالعہ کی زبردست سفارش کرتے ہیں - اور خواہش رکھتے ہیں کہ وہ اس کا مطالعہ کر کے نہایت پرسن ہونگے ٭

اخبار ہندوستان لاہور - مشعل زندگی - تنزیان پروفیسر جگدیش منتر جی ہپناٹسٹ آج پنجاب کے کس شخص سے بھولے ہوئے ہیں آپ کے متعلق اتنا ہی عرض کرنا کافی ہے کہ آپ ایک عالم با عمل نوجوان ہیں - ہیں آپ نے حال ہی میں مندرجہ بالا نام کی کتاب (یعنی مشعل زندگی) کے نام سے ایک نہایت ہی اعلےٰ کتاب شائع کی ہے جس میں زندگی کے ہر ایک پہلو کے متعلق قابل قدر ہدایات درج ہیں - جس طرح پروفیسر صاحب عالم با عمل ہیں - اسی طرح آپ کی کتاب اسم با مسمیٰ ہے کتاب کی لکھائی چھپائی اور کاغذ سب نہایت اعلےٰ ہیں - ہر ایک شخص کے مطالعہ کے لئے ہم اس کتاب کی پر زور سفارش کرتے ہیں کتاب کی قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ (عہ) ہے ٭

اخبار "رہبر" مراد آباد - مطبوعہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء مشعل زندگی نام کی کتاب پروفیسر جگدیش منتر جی نے اپنے چھوٹے بھائی ہری مستر

سنکلپ درشن

حصّہ اوّل و دوم

پروفیسر صاحب کی تازہ تصنیف ہے

یہ کتاب ہر ایک آدمی کے پاس ہونی چاہئے۔ نہایت معرکہ کی کتاب ہے اور اردو لٹریچر میں اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔

اسکے ذریعہ آپ کاروبار میں روحانی طاقتوں کا استعمال کرکے اسے بخوبی کامیاب کر سکیں گے۔ نیز بغیر ادویات کے بیماریوں سے نجات حاصل کرنے اور اپنی عادات کو اپنی حسب مرضی بنانے اور اپنے اندر قوت مقناطیسی کو پیدا کرنے کے قواعد بھی آپ اس کے ذریعہ جان جائینگے۔ زیادہ لکھنا فضول ہے اسکی ایک کاپی منگوا کر ملاحظہ فرما دیں۔

ملاحظہ ہو فہرست مضامین

قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ

منیجر سموہنی آشرم بکریاں ضلع ہوشیارپور